ختم نبوت
ردِّ مرزائیت
تصنیف
امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
(۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ) (۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء)
المکتبۃ النوشاہیۃ
دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

قہر الدیان علی مرتد بقادیان

الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

المبین ختم النبیین

ختم نبوت

ردِ مرزائیت

تصنیف

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

(۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ) (۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء)

المکتبۃ النوشاہیہ

دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم

نام کتاب .... ختمِ نبوت (ردِّ مرزائیت)

تصنیف .... امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

ترجمہ .... شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ
شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی

مقدمہ .... شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

زیر سرپرستی .... پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی قادری

تصحیح .... مولانا حافظ محمد ظہیر بٹ

کمپوزنگ .... مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

تخریج .... مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد شہزاد ہاشمی

صفحات 120

ناشر .... المکتبۃ النوشاھیۃ، نوشہ پور شریف
دربار نوشاہی جی ٹی روڈ جہلم

قیمت ....

ملنے کے پتے

☆............ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

☆............ ضیاء القرآن پبلیکیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور۔

☆............ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور۔

پیش لفظ

الحمدللہ! اعلیٰ حضرت امام المسلمین مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خزائنِ علمیہ اور ذخائرِ فقہیہ کو جدید انداز میں عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق منظر عام پر لانے کے لئے مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث، قدوۃ العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی علیہ الرحمہ (التوفی ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء) کی زیر سرپرستی دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں رضا فاؤنڈیشن کے نام سے جو ادارہ مارچ ۱۹۸۸ء میں قائم ہوا تھا وہ انتہائی کامیابی اور برق رفتاری کے ساتھ مجوزہ منصوبہ کے ارتقائی مراحل کو طے کرتے ہوئے اپنے اہداف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب تک یہ ادارہ امام احمد رضا کی متعدد تصانیف شائع کر چکا ہے جن میں بین الاقوامی معیار کے مطابق شائع ہونے والی مندرجہ ذیل عربی تصانیف خاص اہمیت کی حامل ہیں:

(۱) الدولة المكية بالمادة الغيبية (۱۳۲۳ھ)
مع الفيوضات الملكية لمحب الدولة المكية (۱۳۲۶ھ)

(۲) انباء الحی ان کلامه المصون تبيان لكل شئی (۱۳۲۶ھ)
مع التعليقات حاسم المفترى على السيد البرى (۱۳۲۸ھ)

(۳) كفل الفقيه الفاهم فی احكام قرطاس الدراهم (۱۳۲۴ھ)

(۴) صيقل الرين عن احكام مجاورة الحرمين (۱۳۰۵ھ)

(۵) هادی الاضحية بالشاة الهندية (۱۳۱۴ھ)

(۶) الصافية الموحية لحكم جلود الاضحية (۱۳۰۷ھ)

(۷) الاجازات المتينة لعلماء بكة والمدينة (۱۳۲۴ھ)

(۸) حسام الحرمين على منحر الكفر والمين (۱۳۲۴ھ)

مگر اس ادارے کا عظیم ترین کارنامہ "العطايا النبوية فی الفتاوی الرضوية" المعروف بہ فتاویٰ

مُردے ہیں زندہ نہیں، اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابریں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ اُن کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں اُن کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحب بخاری بروایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸):

لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مسٰجد.[1]

اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرتِ موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پُوجی جاتی تھیں۔

حسبِ ارشادِ باری تعالیٰ عزاسمہٗ:

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول[2]

پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اُسے اللہ ورسول کے حضور رجوع کرو۔

آیاتِ الٰہیہ، احادیثِ نبویہ ثبوتِ مماتِ عیسیٰ علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر اُن کو زندہ مان لیا جائے۔؟

میں ہوں حضور کا ادنیٰ خادم

شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ

ساکن پیلی بھیت

۲۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

۱؎ صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۱۷۷

۲؎ القرآن الکریم ۴ / ۵۹

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

الجواب:

(۱) قبلِ جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال وجواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائشِ دست وپازدن ہو۔

قادیانی صدہا وجہ سے منکرِ ضروریاتِ دین تھا اور اُس کے پس ماندے حیات ووفاتِ سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اہلِ سنت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ ربّ عزّ وجل نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے اُن کا نزول کیونکر ممتنع ہوگیا؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی وجسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون[1]

انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ اُن کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہوگیا؟ وعدہ

وحرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لایرجعون[2]

۱؎ مسند ابویعلی مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۴۱۲ مؤسسہ علوم القرآن بیروت ۳ / ۳۷۹

۲؎ القرآن الکریم ۲۱ / ۹۵

اورحرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔

ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعدِ موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ:

فاماته الله مائة عام ثم بعثه[1]

تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کردیا۔

چاروں طائرانِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام، قال اللہ تعالیٰ:

ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءا ثم ادعهن یاتینک سعیا.[2]

پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔

ہاں مشرکین ملاعنہ منکرینِ بعث اِسے محال جانتے ہیں اور دربارۂ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اُس قادرِ مطلق عز جلالہ کو معاذ اللہ صراحۃً عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۳۴ پر یوں کفر بکتا ہے:

"خدا ایسے شخص کو پھر دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کردیا ہے"۔[3]

مشرک وقادیانی دونوں کے رَد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

افعیینا بالخلق الاول بل هم فی لبس من خلق جدید .[4]

تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شُبہہ میں ہیں۔

جب صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن وداخل زیرِ قدرت وجائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیفائے اجل کے لئے ہے، اُس سے پہلے

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۹ — [2] القرآن الکریم ۲/ ۲۶۰
[3] دافع البلاء مطبوعہ ربوہ صفحہ ۳۴ — [4] القرآن الکریم ۵۰/ ۱۵

اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانعِ اعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالیٰ:

الم تر الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم[1]

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے اُن سے فرمایا مرجاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔

قتادہ نے کہا:

اماتهم عقوبة ثم بعثوا لیتوفوا مدة اجالهم ولو جاءت اجالهم مابعثوا .[2] (معنا)

اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کردیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہوجاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے۔

(۴) اس وقت حیات ووفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہہ اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ، عیسٰی رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابنِ مریم کیونکر ہوسکا؟ قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسٰی آپ تو نہ اتریں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا، اسے نزولِ عیسٰی فرمایا گیا اور اس کو ابنِ مریم کہا گیا؟ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ:

یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ماتولی ونصله جهنم وساءت مصیرا.[3]

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۴۳
[2] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالیٰ الم تر الی الذین الخ — المطبعۃ المیمنیہ مصر ۲/ ۳۶۷
[3] القرآن الکریم ۴/ ۱۱۵